REGD NO L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

۲۸ رجب ۱۳۶۸ھ — فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	۲۷ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۲۷ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۰

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان مالی گفت وشنید پیر کو شروع ہوگی

لنڈن ۲۶ مئی ۔ جمعرات کے دن پاکستانی حکام کے آنے کی اور ہفتہ کے روز وزیر مالیات کے آنے کی توقع ہے ۔ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان مالی گفت وشنید پیر کو شروع ہونے کی امید ہے ہوسکتا ہے کہ یہ گفت وشنید اب تک کی تمام مالی گفت وشنید سے زیادہ اہم ہو ۔

اسٹرلنگ کے انتقال اور اس سے متعلقہ دوسرے مسائل پر ایک نیا اور زیادہ مستقل سمجھوتہ کرنے کا موقعہ پیدا ہوگیا ہے مگر ابھی یہ امر واضح نہیں ہے کہ آیا پاکستان طویل یا مختصر عرصہ کے انتظامات پسند کریگا

چند مبصرین کا خیال ہے کہ اب جبکہ ملک نے اتنی کم مدت میں اپنے جماعتی وسائل دولت کے نظم ونسق میں اتنی ترقی کرلی ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اسٹرلنگ کے انتظامات کو کم عارضی بنیادوں پر رکھا جائے جہانتک برطانیہ کا تعلق ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس کو ترجیح دیتا ہے لیکن یہ بتایا جاتا ہے کہ موجودہ انتظامات میں ایک ایک سال کے اضافے کے مقابلے میں ایک نیا طویل سمجھوتہ زیادہ مستحکم پوزیشن پیدا کردے گا

ہندوستان کا اسٹرلنگ کا حالیہ سمجھوتہ تین سال کے لئے ہے لیکن یہاں کراچی اور نئی دہلی کی انفرادی ترجیح کا مقابلہ کرنے کا رجحان نہیں پایا جاتا ۔

گذشتہ موسم گرما کے سمجھوتے کے تحت جو ۳۰ جون کو ختم ہورہا ہے پاکستان نے منجمد حسابات سے پچاس لاکھ اسٹرلنگ حاصل کئے ۔ پچاس لاکھ مہاجرین کی امداد کے لئے ڈالر پچاس لاکھ مشکل الحصول کرنسی میں خرچ کرنے کے لئے حاصل کئے

گذشتہ چند ہفتوں میں گفت وشنید کے بارے میں جو افشائے راز ہوئے ہیں ان سے وائٹ ہال میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی ہے اور سرکاری حلقوں کے مطابق نشر واشاعت میں اور زیادہ احتیاط ...

پنجاب کے فسادات سے برطانیہ میں کوڑھ پھیل گئی

لنڈن ۲۶ مئی ۔ برطانوی ماہر مرض ڈاکٹر گورڈن واتیری نے گذشتہ سال کے پنجاب کے فسادات کو برطانیہ میں کوڑھ کے مرض کے پھیل جانے کی ایک بڑی وجہ بتایا ہے ۔ یہ مرض تین سو سال سے اتنے وسیع پیمانے پر نہیں پھیلا تھا ۔

ڈاکٹر سار انٹری نے جو برٹش ایمپائر لپروسی ریلیف ایسوسی ایشن کے طبی سیکرٹری ہیں ایک انٹرویو میں بتایا کہ ہندوستان کی خراب حالات کی وجہ سے بہت سے مریض جن کا علاج ہندوستان میں ہورہا تھا یہاں انگلینڈ چلے آئے ۔ یہ چونکہ گاڑیوں اور سینما گھروں میں بلاتکلف گھومتے ہیں ۔ لہٰذا اس سے بہت سوں کو ...

بہاولپور کے شہری انتخابات

۲۴ میں سے ۱۶ نشستوں پر مسلم لیگ کا قبضہ

بغداد الجدید ۲۵ مئی ۔ شہر بہاولپور میں حال ہی میں جو اصلاحات نافذ ہوئی تھیں ۔ ان کے تحت پہلی بار میونسپل انتخابات ہوئے ۔ اس انتخاب میں مسلم لیگ نے ۲۴ نشستوں میں سے ۱۶ نشستوں پر کامیابی حاصل کی ۔ انتخابات کل ختم ہوئے ہیں ۔ اور نتائج کا شام کو اعلان کردیا گیا ۔

باقی ۸ نشستیں ریاستی مسلم لیگ کے امیدواروں نے جیتیں ۔ ۵ مہاجر امیدوار کامیاب ہوئے ۔ ان میں سے زیادہ امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہوئے ۔ کیونکہ مقامی پارٹیوں کے درمیان اس نوع کا معاہدہ ہوگیا تھا ۔

شہر میں انتخابات کے چار دنوں میں خوب جوش وخروش پھیلا دیا ۔ اور صبح سے شام تک سرگرمیاں ہوتی رہیں ۔ شہر میں عوامی نمائندوں کے انتخاب کا یہ پہلا تجربہ تھا ۔ شام کے وقت کامیاب امیدواروں کو شہر میں گھمایا گیا ۔ (اسٹار)

محترمہ فاطمہ جناح کی مراجعت

کراچی ۲۶ مئی ۔ مغربی پاکستان اور آزاد کشمیر کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مس فاطمہ جناح جمعہ کے روز کراچی پہنچ رہی ہیں ۔ وہ پاکستان میل سے آئیں گی جو ۹ بجے صبح کنٹونمنٹ اسٹیشن پر پہنچتا ہے ۔ قائداعظم کی وفات کے بعد اس علاقہ میں ان کا یہ پہلا دورہ تھا ۔ اور وہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے ۔

کل پاکستان مقیم نوجوانوں کی انجمن کی مرکزی مجلس منتظمہ نے کنٹونمنٹ اسٹیشن پر مس فاطمہ جناح کا جو انجمن کی صدر ہیں ۔ شایان شان خیر مقدم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

انجمن کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایس ایم کاظمی نے مسلمانان کراچی سے عموماً اور طلباء سے خصوصاً ریل کے آنے سے پیشتر کثیر تعداد میں اسٹیشن پہنچنے اور پاکستان کی اولین اور محبوب ترین خاتون کا شاندار استقبال کرنے کی اپیل کی ہے ۔ (اسٹار)

دو احمدی نوجوانوں کی بہادری

۲۲ اور ۲۳ مئی کی درمیانی رات کو ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈیوس روڈ کی کوٹھی پر ایک چور چوری کی غرض سے اندر گھسا ۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر صاحب نے اسکو دیکھ لیا ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سے اس کا معمولی مقابلہ بھی ہوا ۔ اور وہ بھاگ کھڑا ہوا ۔ جب وہ بھاگتا ہوا ۲۲ ڈیوس روڈ پر پہنچا ۔ تو چوہدری عطاء اللہ صاحب اور سید مبارک احمد صاحب نے اس کو کمال جوانمردی سے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا ۔ تلاشی پر اس سے چوری کا مال برآمد ہوا ۔

مسیحائے زماں کی یادیں

جس نے مُردوں کو کیا زندہ فنا کو نکر ہُوا
پہلے تو زندہ تھا ۔ موت آنے سے زندہ تر ہُوا

بندۂ حق کے لئے کیا یہ جہاں کیا وہ جہاں
یہ بھی اس کا گھر تھا اپنا وہ بھی اپنا گھر ہُوا

ذرہ ذرہ ہے کہ جس تک ہیں ہم نا آشنا
جب ہوئے ہمدوش کوئی گل کوئی گوہر ہُوا

جو نظر آیا تھا پہلے ایک مدھم سی لکیر
بڑھتے بڑھتے وہ ہلال اک نور کا پیکر ہُوا

جز مسیحائے زماں پھر اور ہوسکتا ہے کون
ہر نفس تنویر جس کا زندگی پرور ہُوا

روس اور اسرائیل کے تعلقات کشیدہ ہوگئے

دمشق ۲۷ مئی ۔ یہاں کے باوثوق حلقوں میں یہ افواہ گشت کررہی ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں روس اور یہودیوں کے درمیان تعلقات بالکل خراب ہوگئے ہیں ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ روس تل ابیب سے اپنا نمائندہ واپس بلالیں اور ساتھ ہی ساتھ اسرائیلی حکومت سے درخواست کریں کہ وہ ماسکو سے اپنا نمائندہ واپس بلالے ۔ کہا جاتا ہے کہ اس صورت حال کا سبب ماسکو سے اسرائیلی وزیر مختار مسٹر ... کا واپس جانا اور انکی جگہ دوسرا وزیر مختار مقرر کیا جارہا ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کے وزیر خارجہ موشے شرتاک حال ہی میں چیکوسلواکیہ سے یہ درخواست کرنے پر رک گئے تھے کہ وہ مداخلت کرکے روس کو اسرائیلی حکومت کی جانب سے اپنا معاندانہ رویہ ختم کرنے کا ترغیب دے ۔ اطلاع مظہر ہے کہ انہیں اپنے مشن پر کامیابی ہوئی اسلئے وہ عجلت کے ساتھ لندن واپس چلے گئے ۔ (اسٹار)

پرنٹر وپبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ میں طبع کراکر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

درویشوں کی امداد کا چندہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

اس سے قبل متعدد اعلانات کے ذریعہ میں ان دوستوں کے ناموں کی فہرست شائع کر چکا ہوں جنہوں نے قادیان کے غریب درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کے لئے امدادی چندہ دیا ہے۔ ذیل میں ان اصحاب کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے سابقہ اعلان کے بعد اس مد میں چندہ دے کر ثواب حاصل کیا ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

(۱) نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ۔۔۔۔ ۵۰
(۲) صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم سلمہا ۔۔۔۔ ۵
(۳) فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد اکرام صاحب سابق تاجر قادیان ۔۔۔۔ ۲۰
(۴) رشیدہ بیگم صاحبہ " " " ۔۔۔۔ ۲
(۵) مولوی محمد خانصاحب مولوی فاضل کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خاں ۔۔۔۔ ۳
(۶) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ ۔۔۔۔ ۲۵
(۷) جماعت احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری بذریعہ ماسٹر عبدالکریم صاحب۔ ساڑھے تین گز کپڑا
(۸) سیدہ نعیم احمد شاہ سلمہ ۔۔۔۔ ۲

فجزاھم اللہ خیراً

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۶/۵/۴۹

سندھ میں تبلیغ احمدیت

پراونشل انجمن احمدیہ سندھ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۴۹ء میں ۷۰۲ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۳۲۵ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ سات افراد نے بیعت کی

ماہ اپریل میں ۷۰۲ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۲۲۷ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعاء

(۱) میری ہمشیرہ امۃ الرشید اپنے شوہر مرزا سلطان بیگ صاحب ابن مرزا عمر بیگ صاحب کے ساتھ دارالاسلام مشرقی افریقہ جا رہی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دونوں کے بخیر و عافیت پہنچنے اور دارین رہائش و آسائش کے لئے دعا فرمائیں۔ عطاء اللہ لاہور ہوں۔ مرزا عبد الحمید کلرک بیت المال

(۲) میری اہلیہ کا اپریشن سول ہسپتال جہلم میں ہونے والا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرزاق خاں در مکرک سپلائی ڈپو جہلم

(۳) عزیزہ امۃ الکریم بنت بابو علی خانصاحب عمر ۱۳ سالہ عارضہ تائیفائیڈ بستر دوم سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی علالت

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

عزیزی عبداللہ خاں کی کیفیت مرض ایک صورت پر ٹھہر گئی تھی۔ اگرچہ دل کی حالت میں بہت قابل اطمینان ترقی نہ تھی مگر ظاہری صحت میں بہت فرق پڑ رہا تھا۔ اسی حالت میں درد اٹھا جس کو دانت کا درد سمجھا گیا۔ مگر اس کی جگہ اور نوعیت کے بدلتے رہنے سے ڈاکٹروں نے توجہ کی اور اس اثنا میں اصل معالج ڈاکٹر محمد یوسف صاحب بھی سفر سے واپس آ گئے۔ (جو ماہر امراض قلب ہیں) تو معلوم ہوا کہ یہ سب دل کے ہی زیر اثر ہے۔ اس سے ان کو ضعف اور دیگر تکالیف پھر بڑھ گئی ہیں۔ علاوہ اس کے کچھ سینہ پر ٹھنڈ کا اثر ہو گیا۔ بایاں پھیپھڑا ماؤف ہے اور دو دن سے بخار زیادہ ہے۔ احباب و صحابہ جنہوں نے اب تک نہایت درجہ محبت اور تعلق کا اظہار کیا اور دعائیں کیں ان سے التجا ہے کہ پھر خاص دعاؤں پر زور دیں تاکہ اس مرحلہ سے بھی خدا خیر سے گزار دے اور جلد صحت عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب بانی جنہوں کو جزائے خیر دے

فقط مبارکہ بیگم

دعائے مغفرت

(۱) مرزا کبیر الدین احمد صاحب کی پوتی رشیدہ نام جوانی میں فوت ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ احباب دعائے مغفرت سے امداد فرمائیں۔

مفتی محمد صادق

(۲) میرے والد میاں پیر اللہ دتہ صاحب حلقہ مسجد فضل قادیان حال سندھی چوڑکانہ نور رضہ ۲۳/۴/۴۹ کو فوت ہو گئے مرحوم موصی اور صحابی تھے۔ (۳) ماہی صاحب عرف کاہو حلقہ مسجد فضل قادیان حال بھوپال والا ۱۲/۵/۴۹ کو فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ احباب دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبد العلیم ولد پیر اللہ دتہ مرحوم۔ چوڑکانہ

میں کیا چاہتا ہوں

میں اک حشر برپا کیا چاہتا ہوں	نظام جہاں پھر نیا چاہتا ہوں
بنے اک جہاں میرے رہنے کے قابل	میں اک اور ارض و سما چاہتا ہوں
یہ تقدیر و تدبیر کا کیا ہے جھگڑا	تیرے کن سے کچھ ماجرا چاہتا ہوں
یہ تقویم احسن میں جو حسن پیدا	میں بندوں میں نور خدا چاہتا ہوں
بشر کو ودیعت ہوئی تیری فطرت	میں انساں کو خالق نما چاہتا ہوں
مرے کام کیوں قصۂ ماضی ہیں	میں اک نطق معجز نما چاہتا ہوں
مسلماں کو پھر بخش دے شان و شوکت	وہ پہلی سی تیری ادا چاہتا ہوں

مٹے کفر محمود اسلام پھیلے
میں اس کے سوا اور کیا چاہتا ہوں

طالب دعا محمود حسن بی اے ایل ایل بی سالی سینی ٹوریم ضلع راولپنڈی

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا اور کتنوں کو لٹکایا جاتا۔ لیکن باوجود یکہ اسلام کو ان بادشاہوں میں آزاد نہیں کہا جا سکتا ان الحکم الا للہ کی تبلیغ فیج اعوج کے تاریک ترین زمانوں میں بھی ہوتی رہی۔ حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ ان الحکم الا للہ کا نعرہ بلند کرنے والوں کو اس سے بہت کم آزادی نصیب تھی جتنی کہ مودودی صاحب کو انگریزوں کے زمانے میں رہی ہے کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اور نہیں تو ذرا ذرا سے اعتقادی اختلافات ان بے چاروں کے لئے باعث مصیبت بن جاتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ یہ عظیم الشان بزرگ جن کی تاریخ ہی دراصل اسلامی تاریخ کہلانے کی مستحق ہے۔ کیا ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنی حکومتوں کی وفاداری نہیں کرتے تھے؟ دوسرے لفظوں میں کیا وہ فسادی تھے؟ حکومت کے باغی تھے؟ قطعاً نہیں وہ بیچارے اعلائے کلمۃ اللہ میں اتنے مگن رہتے تھے کہ ان کو معلوم بھی نہیں ہوتا تھا کہ ملک میں کیا انقلاب ہو گیا ہے۔ بلکہ جب ہلاکو خان نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تو وہ سیاست کو چھوڑ کر حصار دین میں ایسے داخل ہوئے کہ تاتاری چند دنوں میں پھر ان کے قدموں پر لوٹنے لگیں۔ اگر وہ ان الحکم الا للہ کے مودودی صاحب کے محدود معنی کے چکر میں پڑ جاتے تو ان کو بھی نہ خدا ہی ملتا اور نہ وصال صنم ہی ہوتا۔ انہوں نے لادینی حکومت سے بھی تعاون علی البر کیا اور کامیاب ہو گئے۔ کیا وہ ان الحکم الا للہ کے معنی نہیں سمجھتے تھے؟ سمجھتے تھے لیکن وہ پورے معنی سمجھتے تھے۔ ان کے ذہن فاشی قسم نازی خیالات سے متاثر نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کا وہ پہلو اختیار کیا جو ان کے حالات میں درپیش کے عین مطابق تھا۔ شکار ان کے گھر میں آ گیا تھا۔ وہ چست و چوبند ہو کر اس پر ٹوٹ پڑے اور ابھی ایک پشت بھی نہیں گزری تھی کہ حکومت نے خود بخود کلمہ توحید پڑھ لیا۔ انہوں نے حکومت سے قرارداد مقاصد پاس کرانے کے لئے نہ نعرے لگائے اور نہ مکتوب لکھے بلکہ انہوں نے ارباب اقتدار کے دلوں پر حملہ کیا اور وہ مفتوح ہو گئے۔

آج پھر ایک داعی الی الحق نے پکار کر کہا کہ "دیکھو شکار خود بخود تمہارے گھر میں آ گیا ہے۔ اٹھو اور اس کو شکار کر لو"۔ مگر تم نے اس پکارنے والے کو ہی زخمی کرنے کے لئے طنز، استہزا، الحرہ، طعن، دشنام اور تشنیع کے نیزے اٹھائے۔ کاش تم یہ نیزے شکار کی طرف پھینکتے تو آج دنیا کتنی بدل چکی ہوتی؟

آخر میں ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ پرلے درجہ کی ناخداترسی ہے کہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ سید احمد خان مرحوم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ بہتان لگایا جائے کہ انہوں نے انگریزوں سے

تعاون علی البر کیا تھا۔ ان سب بزرگوں کا تعاون علی البر تھا اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے تھا۔ مگر حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایسا خیال کرنا نہایت قبیح قسم کی شقاوت قلبی ہے اور ان پر پھبتیاں اڑانا تو ہم ابھی عرض کر چکے ہیں جنس کا فرانہ انداز کلام ہے؟

قاہرہ ۲۵ مئی۔ مصر کی وزارت مالیات نے مصر میں ایک نیا سلسلہ خانہ قائم کرنے کے لئے تیس ۳۰ لاکھ مصری پونڈ مقرر کئے ہیں۔ (سٹار)

روزنامہ ـــ الفضل ـــ لاہور

۲۷ مئی ۱۹۴۹ء

اعلائے کلمۃ الحق اور لادینی نظام

کل ہم نے ان کالموں میں دو اولوالعزم اور عظیم الشان انبیاء حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثالوں سے بتایا تھا۔ کہ ان عباد اللہ کو جو نظام ہائے باطل کے تحت بستے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ ان مثالوں سے ہم نے یہ بات بھی ذہن نشین کرانے کی کوشش کی۔ کہ عباد اللہ نظام ہائے باطل سے تعاون علی البر کر کے بھی ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کے راستہ میں حکومت سے نیک باتوں میں تعاون کرنے سے کوئی روک پیدا نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ بسا اوقات مومنین کا نظام ہائے باطل میں رہنا دین کی تبلیغ کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کو اس معنے میں بھی فتح سمجھا گیا۔ کہ راسخ العقیدہ مسلمانوں کا مکہ میں رہنا دین کی نشر و اشاعت کے لئے مفید ہوگا۔ جیسا کہ بعد کے واقعات سے واقعی ثابت بھی ہوا۔ حالانکہ بظاہر صلح حدیبیہ کی شرائط سراسر اسلام کے خلاف نظر آتی تھیں اور حضرت عمر جیسے جید صحابی بھی اس کی افادیت کے مشکل سے ہی قائل ہوئے تھے۔

ہم اس معاملہ کو پھر کسی وقت وضاحت سے بیان کریں گے۔ فی الحال ہمیں ایسے مسلمانوں کے متعلق جو لادینی نظاموں کی رعایا ہوں دیکھنا ہے کہ قرآن کریم کیا ہدایات دیتا ہے۔ ہم قرآن مجید میں سے سورۃ انفال کی وہ آخری آیات یہاں پیش کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک آخری ٹکڑے کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبر یہ کی تائید میں پیش کیا ہے۔ اور پھر جن آیات کو آپ نے جہاد کشمیر کی حرمت ثابت کرنے کے لئے بھی پیش کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی۔ اور مدد کی۔ ان میں سے بعض بعضوں کے دوست ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن انہوں نے ہجرت نہیں کی۔ تو ان کی دوستی کچھ بھی تم پر لازم نہیں ہے۔ جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ دین میں تم سے امداد کریں۔ تو تم کو لازم ہے۔ کہ ان کی مدد کرو مگر ہاں یہ تم ایسی قوم کے خلاف ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ قائم ہو۔ اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ جن لوگوں نے کفر کیا بعض ان میں سے دوست ہیں بعض کے۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ ہوگا۔ اور بڑا فساد"۔

ان آیات سے حسب ذیل اصول مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) جو مسلمان لادینی نظاموں میں رہتے ہیں۔ مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی۔ آزاد ملک کے مسلمانوں پر ان کی ولایت فرض نہیں

(۲) البتہ اگر ان کو دین کے بارے میں لادینی حکومت تکلیف دیتی ہو۔ اور وہ اس ظلم و ستم کی بناء پر جو دین کے لئے ان پر کیا جاتا ہے۔ تم سے امداد کریں۔ تو ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔

(۳) اس آخری صورت میں بھی تم مدد نہیں کر سکتے۔ اگر اس لادینی حکومت اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو۔

یہ اصول واضح ہیں۔ اور کوئی ذہنی کھینچ تان یا باریک سے باریک اور پیچیدہ سے پیچیدہ تاویل ان آیات کے معنے نہیں بدل سکتی۔ یہ آخری اصول کہ آزاد اسلامی حکومت لادینی حکومت کے زیر سایہ رہنے والے مسلمانوں کی فریاد پر بھی ان کی مدد اس لادینی حکومت کے خلاف نہیں کر سکتی۔ جس لادینی حکومت کے ساتھ آزاد اسلامی حکومت کے تعلقات معاہدہ ہوں۔ وہ اصول ہے جس کو مودودی صاحب نے جہاد کشمیر کی حرمت کے لئے پیش کیا تھا۔ لیکن آپ کو یہ سنکر حیرت ہوگی۔ کہ انہی آیات کے آخری ٹکڑے سے کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ ہوگا اور بڑا فساد" مودودی صاحب اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" میں یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ مسلمان خدائی فوجداروں کا فرض ہے۔ کہ فوجی قوت حاصل کر کے لادینی نظاموں پر چڑھ دوڑیں۔ اور ان کو تہس نہس کر دیں۔ اور اس بات کا بھی انتظار نہ کریں۔ کہ اگر کوئی تبلیغی وفد یا مکتوب ان لادینی نظاموں کے ارباب اقتدار کو بھی بھیجا گیا تھا۔ تو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ دعوت اسلام کو قبول کرتے ہیں یا نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ (نعوذ باللہ) رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین والمہدیین حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قیصر و کسریٰ کے معاملہ میں ایسا ہی کیا تھا۔

ایک طرف تو آپ ان آیات بینات کی بناء پر فرماتے ہیں کہ خواہ دشمن کشمیری مسلمانوں کو خاک و خون میں ملا دے۔ لیکن چونکہ دشمن کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں۔ تم ان بیکسوں کی مدد کے لئے انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے۔ خواہ وہ کتنا ہی چیخیں پکاریں۔ اور خواہ محض اسلام کے لئے ہی ان پر ظلم و ستم کیوں نہ توڑے جا رہے ہوں۔ مگر دوسری طرف ان آیات کے ایک ٹکڑے کو علیحدہ کر کے جس کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ اگر اوپر کی ہدایات پر عمل نہ کیا تو فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ آپ اپنے نظریہ جبریہ کی وہ عمارت تیار کرتے ہیں جس سے دشمنان اسلام کو اسلام کے خلاف ان کی اس اتہام تراشی میں مدد ملتی ہے کہ اسلام تلوار کی نوک پر پھیلایا گیا ہے۔

ہوئے تم دوست جسکے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ہم نے آج یہ آیات اس لئے پیش کی ہیں۔ کہ ہم ثابت کریں کہ زمانے میں ایسے مواقع ہو سکتے ہیں۔ کہ مسلمان لادینی نظاموں کے تحت بسیں اور اپنے مذہب پر پوری طرح قائم رہ سکیں۔ اور اس بارے میں ان کو حکومت سے کوئی شکایت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے۔ مگر ہجرت نہیں کی ہے۔ ان کی ولایت کی ذمہ داری آزاد اسلامی حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ان پر دین کے بارے میں ظلم ہو۔ اور وہ بھی جب وہ خود امداد کریں۔ تو پھر تم پر فرض ہے کہ ان کی مدد کرو۔ لیکن اس صورت میں بھی کسی ایسی لادینی حکومت کے خلاف ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ جن کے ساتھ معاہدے ہوں صاف ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان ایسے لادینی نظاموں میں رہ سکتے ہیں۔ جو دین کے بارے میں ان پر سختی نہ کرتے ہوں۔ اور ان کو اپنے مذہب پر چلنے کی آزادی دیتے ہوں۔ پھر غور کا مقام ہے۔ کہ جو مسلمان ایسے نظاموں میں خوشی سے رہنا پسند کرتے ہیں۔ کیا وہ حکومت سے تعاون کئے بغیر ان میں رہ سکتے ہیں؟

ان آیات بینات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو لادینی حکومتیں دین میں دخل اندازی نہ کریں بلکہ ان الحکم الا للہ کے وسیع الٰہی مفہوم کے مطابق اس کی تبلیغ میں حائل نہ ہوں۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا تعاون کرنا جائز ہے۔ ورنہ ایسے امکان کے بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

مودودی صاحب نے چونکہ ان الحکم الا للہ کو دنیاوی حکومت الٰہیہ کے معنے میں محدود کر دیا ہے۔ اس لئے وہ دنیاوی حکومتوں کے ساتھ تصادم کے سوا اسکے کوئی اور معنے سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ تو فرماتے ہیں کہ اس قرآن کریم کے ٹکڑے کا مفہوم صرف اس قدر ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا منتہائے مقصود ہی یہ ہے۔ کہ وہ تلوار سے نظام ہائے باطل کا اقتدار توڑ دیں۔ اور بس

ہم یہ مانتے ہیں کہ ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کا یہ بھی مقصد ہے کہ تمام دنیا پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کی جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کسی دوسرے پہلو سے ہو نہیں سکتی۔ اگرچہ مودودی صاحب اسلام کو خالص لادینی سیاست کے رنگ میں سوچنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ حکومت پر ہاتھ مارنے کے علاوہ کیا اور کوئی بھی دروازہ ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کے لئے کھلا نہیں ہے۔ کیا جس نظام باطل میں صرف سجدے کی اجازت ہو اس نظام میں صرف سجدے کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کرنا نہیں ہے؟

نظام ہائے باطل میں سجدہ کی اجازت کی بات ہے تو براہ کرم ذرا غور فرمایئے کہ خلافت راشدہ کے بعد سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی دو اڑھائی سالہ خلافت کے کونسی مسلمانوں کی بھی حکومت آج تک ایسی ہوئی ہے۔ جس کے متعلق یہ نہ کہا جا سکے۔ کہ ؎

اس وقت جو ملا کو ہے سجدہ کی اجازت

نادان یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

کیا خلافت راشدہ کے اختتام سے لے کر خلیفۃ المومنین عبدالحمید تک کوئی ایسا زمانہ آیا ہے کہ اسلام کو آزاد کہا جا سکے۔ باوجود اسکے کہ کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا۔ کیا یہ حیرت نالت نہیں ہے کہ اسی عہد میں اتنے امام، محدثین، مجددین صلحاء، صدیق، علمائے حق اسلام نے پیدا کئے۔ کہ تمام دنیا کے مذاہب مل کر بھی ان کی نظیر پیدا نہیں کر سکتے۔ پھر ان میں سے اکثر کو زمانے کے اعتقادی اختلافات کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا تھا۔ کئیوں کو قید و بند کی

(باقی دیکھیں ص ۲ کالم نمبر ۲ پر)

آسمانی مصلح کی ضرورت

از مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۲)

پھر انہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباءُوا بغضب من اللہ۔ ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون (سورہ بقرہ ع ۷) کہ وہی لوگ جو اللہ تعالےٰ سے ایسے عظیم الشان انعامات کے وارث ہو گئے تھے۔ کہ ان کی خاطر دنیا کو تہ وبالا کر دیا گیا۔ وہی لوگ آخر اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے آ گئے۔ کیونکہ ان میں آہستہ آہستہ نافرمانی کی روح پیدا ہو گئی۔ اور بالآخر نافرمانی کی اس لہر نے اتنا طول کھینچا۔ کہ وہ نبیوں کو ہی قتل کرنے لگ گئے۔ حالانکہ نبیوں کے ذریعہ ہی ان کو بڑی بڑی عزتیں حاصل ہوئی تھیں۔ غرض جب یہ قوم اپنی اعلےٰ حالت کو قائم نہ رکھ سکی۔ تو خدا نے ان کو چھوڑا نہیں بلکہ ان کو گندی حالت سے نکالنے کے لئے وقتاً فوقتاً بار بار اپنے نبی بھیجے۔ تا وہ پھر اپنی اصلاح کر سکیں۔ جیسے فرمایا ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل کہ ہم نے حضرت موسےٰ کو اصلاح خلق کے لئے بھیجکر آپ کے بعد پے درپے اپنے نبی بھیجے۔ اور یہ سلسلہ برابر حضرت عیسےٰ تک جاری رہا۔

غرض قرآن کریم نے صاف طور پر اس بات کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ چونکہ انسان اپنی نیکی اور تقوےٰ کی حالت ہمیشہ قائم نہ رکھ سکتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم سے لے کر حضرت موسےٰ تک اور حضرت موسےٰ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک برابر سلسلہ نبوت جاری رکھا۔ جیسے فرمایا ارسلنا رسلنا تترا (مومنون ع ۳) کہ ہم نے اپنے رسولوں کو اصلاح خلق کے لئے متواتر بھیجا ثم ارسلنا موسیٰ۔ بالآخر ہم نے حضرت موسےٰ کو بھیجا۔ اور حضرت موسےٰ کے بعد بھی اسی طرح سلسلہ کو جاری رکھا۔ جیسے فرمایا وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسےٰ ابن مریم البینٰت (سورہ بقرہ ع ۱۱) اور پھر اس سلسلہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ جیسے فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورہ نور ع ۷) کہ پہلے کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی مصلحین کا سلسلہ جاری رہے گا۔

(۵) مذکورہ بالا نظریہ کو اجمالاً بیان کرنے کے علاوہ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر کچھ تفصیلاً بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف ع ۸ سے لے کر ع ۱۲ تک مسلسل یہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ پہلے ہم نے ایک نبی کو بھیجا۔ اس نے قوم کی اصلاح کی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ اصلاح یافتہ قوم بگڑنی شروع ہوئی۔ اور اس حد تک ان کی حالت خراب ہو گئی۔ کہ ان کی اصلاح کے لئے جب پھر کسی مصلح کو بھیجا۔ تو انہوں نے اپنے اندر کسی قسم کی اصلاح کرنے کی بجائے خود مصلح ربانی کی مخالفت کی۔ حتی کہ اس کی بیخ کنی کی کوشش میں اپنی کامیابی اور کامرانی کے راز کو مضمر جانا چنانچہ فرمایا لقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ کہ ہم نے حضرت نوح ؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ فقال یا قوم اعبدوا اللہ۔ انہوں نے کہا۔ اے قوم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوائے تمہارا کوئی معبود نہیں۔ ابلغکم رسالات ربی وانصح لکم۔ میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہونچاتا ہوں۔ اور تم کو نصیحت کرتا ہوں وغیرہ۔

پھر فرمایا کہ والیٰ عاد اخاھم ھوداً کہ ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی حضرت ہود کو نبی کرکے بھیجا۔ انہوں نے بھی حضرت نوح ؑ کی طرح ان کی اصلاح کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور ساتھ ہی ان کو یہ بھی کہا اذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح کہ اے قوم تو یاد تو کرو کہ حضرت نوح کی قوم کے جس حصہ نے ان کی بات کو قبول نہ کیا تھا۔ اور ان کے ذریعہ اپنی اصلاح نہ کی تھی۔ وہ قوم ہلاک ہو گئی تھی۔ اور تم اس حصہ قوم کی نسل ہو۔ جو حضرت نوح پر ایمان لاکر اور ان کی اطاعت کرکے اپنی اصلاح کر چکی تھی۔ تم کو اس کے واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئیے تب حضرت ہود کے ذریعہ پھر ایک حصہ قوم نے اپنی اصلاح شروع کی۔ اور ان کو باقی رکھا گیا۔ اور باقی تباہ ہوئے۔ پھر اس اصلاح یافتہ قوم میں خرابی آتے آتے ان کی حالت اس بات کی متقاضی ہو گئی۔ کہ ان کی طرف پھر کسی مصلح کو بھیجا جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والیٰ ثمود اخاھم صالحا۔ کہ ہم نے ثمودیوں کی طرف حضرت صالح کو ان کی اصلاح کی خاطر مبعوث فرمایا۔ انہوں نے بھی اپنی قوم کی اصلاح کرنے کی پوری کوشش کی۔ اور قوم کو حضرت ہود کی طرح فرمایا اذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم عاد کہ اے قوم اللہ تعالےٰ کے اس احسان کی قدر کرو۔ کہ اس نے حضرت ہود کے نافرمانوں کو برباد کرکے تمہارے آباؤ اجداد کو زمین میں آباد کیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے زمانہ کے نبی کے فرمان کے مطابق اپنی اصلاح کرلی تھی۔ اب تمہاری نجات اور ترقی بھی صرف میری اطاعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضرت صالح کی قوم کے بھی ایک حصہ نے تو ثمودیوں کی طرح اپنی اصلاح کرلی۔ مگر باقی لوگوں نے مخالفت کرکے اپنے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے۔ آخر ان ایمان یافتہ لوگوں پر پھر کمزوریاں واقع ہونی شروع ہوئیں۔ اور بالآخر ایک اور مصلح کی ضرورت پیدا ہوئی۔ تب اللہ تعالےٰ نے حضرت لوط کو ان کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ پھر ان کے بعد حضرت شعیب ؑ کو مبعوث فرمایا۔ انہوں نے آکر فرمایا لاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا۔ کہ اے قوم تم کو اصلاح کے بعد تو فساد کی صورت پیدا نہ کرنی چاہئیے تھی۔ یاد تو کرو کہ تم بہت تھوڑے سے تھے۔ مگر زمانہ کے نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری کے نتیجہ میں تمہاری قلت کو اللہ تعالےٰ نے کثرت میں بدل دیا۔ اور تمہارے مخالفوں کو تباہ کیا۔

حضرات ناظرین اللہ تعالےٰ نے اس قدر مسلسل انبیاء کے بھیجنے اور ان کی ضرورت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ اسی طرح ہم نے ان کے بعد بھی مصلحین کو بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا جو دنیا کی اصلاح کے لئے سامان بہم پہونچاتے رہے۔ جیسے فرمایا تلک القریٰ نقص علیک من انبائھا ولقد جاءتھم رسلھم (اعراف ع ۱۳) کہ یہ تمام وہ بستیاں ہیں۔ جن کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ کہ ان سب کی طرف ہم نے اپنے نبی بھیجے تھے۔ اور اس سلسلہ انبیاء کو جاری رکھتے ہوئے حضرت موسےٰ علیہ السلام تک پہونچایا۔ اور پھر حضرت موسےٰ کے بعد ایک نیا دور چلایا۔ جیسے فرمایا وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسےٰ بن مریم البینٰت (سورہ بقرہ ع ۱۱) کہ ہم نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک پے درپے نبی بھیجے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس سلسلہ کو جاری رکھنا آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم کے ذریعہ وعدہ فرمایا (دیکھو سورہ نور)

مذکورہ بالا تمام آیات واضح طور پر بیان فرماتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے شروع دنیا سے ہی عند الضرورت اصلاح خلق کے لئے اپنے نبی اور رسول بھیجنے کا انتظام فرمایا۔ اور جب تک دنیا آباد ہے۔ ان کی اصلاح کے لئے ہادی مبعوث کرتا رہے گا۔ کبھی یہ سلسلہ نہ بند کیا نہ آئندہ کرے گا۔ مذکورہ مقامات کے علاوہ سورہ ہود یونس۔ سورہ مریم۔ سورہ قصص۔ سورہ ابراہیم۔ سورہ شعرا وغیرہ میں اسی مضمون کو تفصیلاً بیان فرمایا گیا ہے۔ احباب وہاں سے مطالعہ کرکے اپنے علم میں زیادتی کر سکتے ہیں۔

حلفیہ بیان یا مضبوط شہادت

مختلف مقامات پر اسی مضمون کو مفصل طور پر بیان کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے سورہ نحل میں ایک ہی آیت میں حلفیہ طور پر بیان فرمایا ہے۔ کہ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فزین لھم الشیطن اعمالھم فھو ولیھم الیوم۔ کہ ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم کہ ہم نے اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے قبل تمام قوموں کی اصلاح کے لئے اپنے نبی بھیجے تھے۔ کیونکہ شیطان نے ان کے اعمال بد کو نہایت خوبصورت کرکے ان کے سامنے رکھا تھا۔ آج چونکہ پھر وہی شیطان لوگوں کا دوست بن گیا ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح کے لئے ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

پھر اسے بھی مختصر طور پر فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کی طرف ہم نے اپنا نذیر (یعنی نبی) نہ بھیجا ہو۔

دنیا کی اکثریت اس بات کی شاہد ہے۔ کہ اصلاح خلق کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ اپنے نبی بھیجے۔ ہاں یہ الگ سوال ہے کہ سب قومیں سب مصلحین کو مصلحین سمجھیں یا نہ۔ مگر اپنے لئے کسی نہ کسی مصلح کے وجود کو ضرور تسلیم کرتی ہیں۔ (باقی)

اہل ایمان کا امتحان

(از ابو محمد مفلح صاحب قادیانی)

جب ہم گذشتہ زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر مامور کے ظہور پر منکرین ومعاندین ومخالفین رسول وقت ونبی زمان نے "میں نہ مانوں" کی رٹ لگائی اور ہر ایک خدا کے فرستادہ کے ساتھ تمسخر واستہزاء اور ٹھٹھا مخول سے پیش آئے جیسا کہ قرآن پاک میں اصدق الصادقین خداوند کریم نے فرمایا یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ افسوس بندوں پر کہ ان کے پاس جو رسول بھی آیا اس سے یہ استہزاء ہی کرتے رہے۔

حضرت آدم علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحٰق وحضرت یعقوب علیہما السلام تشریف لائے لیکن کسی ایک کو بھی آمنّا وصدّقنا کہہ کر قبول نہ کیا گیا بلکہ انکار واباء اور تمسخر واستہزاء سے ان کو جواب دیا گیا۔ ان سب کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت کے مہذب ترین ملک کے شہر مصر میں تشریف لائے تو ان کو بھی باوجود ان کی دیانت وامانت کا اقرار کرنے کے قبول نہیں کیا گیا جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولاً (مومن ع ۴) کہ اس سے قبل تمہارے پاس حضرت یوسف کھلے نشان لے کر آئے مگر تم اس میں شک کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگ گئے کہ اب خدا تعالیٰ ان کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا۔

یہ حال تو اس رسول کا ہوا جو اس زمانہ کے متمدن ترین شہر مصر میں تشریف فرما ہوئے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حال سنو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک عظیم الشان صاحب شریعت وصاحب قبلہ وصاحب کتاب وآیات بینات رسول اور نبی تھے اور ان کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلواً الآیہ کہ فرعونیوں نے ان روشن نشانات کا انکار تو کیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے لیکن ان کے دل مان گئے تھے کہ واقعی یہ سچا رسول ہے اور فرعونیوں کا یہ انکار محض ظلم وتکبر کی وجہ سے تھا۔ اگر دل سے مان نہ لیتے تو بھلا بار بار عذاب ٹلنے کے لئے دعائیں کیوں کرواتے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے کہ جب کبھی فرعونیوں پر عذاب نازل ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساحر کہہ کر عذاب کے دور ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی درخواستیں کیا کرتے۔ اور جب عذاب ٹل جاتا تو پھر بدستور فسق وفجور میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں ہزارہا انبیائے کرام اور رسل عظام علیہم السلام تشریف لائے۔ لیکن بنی اسرائیل نے کسی ایک رسول کو بھی کشادہ پیشانی سے قبول نہیں کیا بلکہ قرآن کریم میں وارد ہے ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون کہ ان انبیاء سے ایک گروہ کی تو تکذیب کی گئی اور ایک دوسرے گروہ کی نہ صرف تکذیب کی گئی بلکہ ان کو قتل کر دیا گیا یا اپنی طرف سے قتل کرنے میں کوئی حیلہ وتدبیر نہ چھوڑی گئی۔ حضرت زکریا یا حضرت یحییٰ علیہم السلام کی زندگی کے واقعات ہر ایک پر عیاں ہیں۔

آخر میں ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس وقت یہود آپ کے آنے کے بہ شدت منتظر تھے اور ان میں سے تین گروہ بنو نضیر بنو قریظہ۔ بنو قینقاع مدینہ میں آ بسے تھے۔ کیونکہ پرانے نوشتوں کے مطابق انہیں معلوم تھا کہ آخری رسول مکہ شریف میں پیدا ہوگا۔ اور مدینہ شریف میں ہجرت کر کے آئیگا اور یہاں پر ہم کو سب سے پہلے ماننے کا موقعہ مل جائے گا۔

لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ کہ بنی اسرائیل اس رسول کو مان کر کافروں پر فتح ونصرت پانے کے منتظر تھے۔ لیکن جب وہ عظیم الشان رسول آگیا تو باوجود پہچان لینے کے منکر ہو گئے۔ ایسے کافروں پر خدا کی لعنت ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش گرفتار رہیں گے۔

اس مختصر روئداد سے ظاہر ہے کہ ہر ایک نبی اور رسول اور مامور وقت کا انکار کیا گیا لیکن انکار کرنے والوں کو پھر کوئی ٹھکانہ نہ ملا اور وہ انکار کے باعث اپنی عمریں گنوا رہے تھے اور ابد الآباد کیلئے لعنت خداوندی کے مورد بن گئے۔

انکار کرنے والے ہمیشہ یہی عذر کرتے رہے ہیں کہ ابھی اس رسول کا وقت نہیں آیا۔ حالانکہ پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں پوری ہوتے دیکھتے تھے لیکن تکبر اور خود پسندی کے باعث ماننے کا نام نہیں لیتے تھے۔

بالکل یہی سلوک موجودہ زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ علمائے وقت اور ان کی پیروی میں عوام نے کیا۔ باوجود ایک ایک نشان ایک ایک علامت ایک ایک پیشگوئی کے پورا ہو جانے کے پھر "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے چلے گئے اور لگاتے چلے جا رہے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی انصاف اور دیانت داری ہے کہ پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ نشان پر نشان ظاہر ہوتے ملاحظہ کرتے ہیں۔ تمام علامات ظہور مسیح ومہدی کو نمایاں طور پر آشکار ہوتے ملاحظہ کرتے ہیں۔ لیکن پھر انکار پر اصرار کرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

جب صدی کا سرا گذر گیا بلکہ پون صدی بیت گئی۔ قریباً دو سو علامات ظہور مسیح ومہدی ایک ایک کر کے ظاہر ہو گئیں پھر بھی مدعی کا انکار کرتے چلے جانا انتہا درجہ کی بے انصافی اور ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

کیا یہ تمام علامات جو گذشتہ ۷۰ سال میں ظاہر ہو چکی ہیں کسی دوسرے مزعوم مسیح اور موہوم مہدی کے لئے دوبارہ ظاہر ہوں گی؟ یا اگر وہ نعوذ باللہ ایک کاذب مسیح اور مہدی کے لئے ظہور میں آگئیں اور پھر کسی دوسرے کے لئے بھی ظاہر ہو جائیں تو معیار صدق وکذب کیا رہا؟ اور یہ کہاں لکھا ہے کہ مہدی اور مسیح کی علامات اور پیشگوئیاں اور نشانات ایک بار تو کسی جھوٹے مسیح اور مہدی کے لئے ظاہر ہوں گی اور دوبارہ سچے مہدی اور مسیح کے لئے؟ کیا پہلے ایسا ہوا ہے جواب ہوگا۔ کیا اس واقعہ کی کوئی نظیر انبیاء کرام علیہم کی گذشتہ چھ ہزار سالہ تاریخ میں ملتی ہے؟ کیا آئندہ آنے والے مزعوم مسیح اور موہوم مہدی کیلئے چودہویں صدی کا سرا بھی دوبارہ واپس لوٹایا جائے گا۔ یا کیا پادریوں اور عیسائیوں کی حکومت کو ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں دوبارہ برپا کیا جائے گا۔ کیونکہ غلبہ صلیب وغلبہ تثلیث تو ہندوستان اور دوسرے ممالک سے معدوم ہو گیا۔ مسیح موعود جس کا خاص کام کسر صلیب ہے ہندوستان عرب وشام وعراق میں آکر کیا کریگا۔ پادریوں کے مشن ان سب اسلامی ممالک سے کوچ کر گئے۔ اور عیسائی مشنری اپنا اپنا بستر باندھ کر جہاں سے آئے تھے وہاں چلتے بنے۔ کیا تم لوگ دوبارہ اسلام اور اہل اسلام پر اس ہولناک مصیبت کا زمانہ لانے کے خواہشمند ہو جس کو ہمارے آباؤ اجداد نے دیکھا اور روتے اور چلاتے اور خون کے آنسو بہاتے اور مسیح موعود اور مہدی معہود کا انتظار کرتے چل بسے۔ خدارا باز آؤ اور اپنی جانوں پر اور اپنی آئندہ نسلوں پر رحم کرو۔ اور خدا کے پیارے صادق ومصدوق مسیح موعود اور مہدی مسعود کو قبول کرو جسے آنا تھا آگیا اب کسی دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔

نیز تم اس بات کو بھی سوچو کہ ہمیشہ گواہ اور شاہد مدعی کے دعویٰ کے بعد پیش ہوتے ہیں۔ اگر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام سچے نہ ہوتے تو ان کی موافقت اور حقانیت کے لئے سینکڑوں زمینی اور آسمانی گواہ کیونکر گواہی دے سکتے تھے آسمان کے سورج اور چاند اور دمدار ستارے نے اپنے ظہور سے ایک بار پرانی دنیا میں اور دوسری بار نئی دنیا امریکہ میں خداوند کریم کے سچے مسیح اور مہدی کے حق میں شہادت دی۔ اس سے بڑھ کر شہادت جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے کسی دوسرے مامور کیلئے پیش نہیں کی گئی ؎

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

اس سے پہلے یہ کبھی نہ ہوا کہ کوئی سچا رسول یا نبی یا مامور دوبارہ آیا ہو یا ایک بار تو کسی جھوٹے کے لئے مقررہ علامات ظاہر ہوئی ہوں اور دوبارہ وہی علامات کسی سچے کے لئے ظاہر کی گئی ہوں۔ آج تک جتنے رسول یا نبی یا مامور آئے صرف ایک بار آئے اور خواہ دنیا نے ان کو قبول کیا یا نہ کیا اپنے مقررہ وقت پر آکر اپنا کام پورا کر کے رحلت فرما گئے۔ ماننے والوں نے مان لیا اور انکار کرنے والے آج تک ان کا انتظار کرتے اور رونے پیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ یہود یعنی بنی اسرائیل کے گروہ کو دیکھو "دیوار گریہ" کے ساتھ سیٹ پیٹ کر کس طرح حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے ۱۹۰۰ سو سال سے منتظر ہیں۔ ان دونو گروہوں کی حالت سے عبرت حاصل کرو اور سنت کا انتظار چھوڑ دو۔ اور عین وقت پر ظاہر ہونے والے مسیح ومہدی کو قبول کر لو۔ اور یاد رکھو کہ قیامت تک اب کوئی دوسرا مسیح اور مہدی ظاہر نہ ہوگا۔ جس نے آنا تھا مقررہ علامات کے ساتھ آچکا اور جس نے ظاہر ہونا تھا مع نشانات اور پیشگوئیوں کے ساتھ ظہور کر چکا اور جنہوں نے قبول کرنا تھا اسے بصدق دل وثلج قلب مان کر منعم علیہ کے گروہ میں داخل ہو چکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا
اب میرے بعد اوروں کا ہے انتظار کیا

پھر قرآن پاک کی ایک آیت کی رو سے تمہارے لئے ایک اور دروازہ بھی کھلا ہے جیسا کہ فرمایا۔ "ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ" اگر کوئی مدعی جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ "وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم" اگر وہ مدعی سچا ہے تو اس کی بیان کردہ پیشگوئیوں میں بعض تمہاری آنکھوں کے سامنے ظہور پذیر ہو کر رہیں گی۔

پس اگر تم اس موعود مسیح اور مہدی کو مان بھی لو اور تمہاری زندگی میں کوئی دوسرا مدعی پیدا نہ ہو تو تم اللہ پاک کے حضور سرخرو ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم نہ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام کو

انڈونیشیا میں تحریک آزادی کے اہم سال

(۲)

۱۹۲۸ء میں وفاق نے یہ مطالبہ کیا۔ کہ بوگنی میں جو محب وطن نظر بند ہیں۔ ان کو رہا کیا جائے۔ اور اس قید خانہ کو توڑ دیا جائے۔ نیز یہ کہ سیاسی سرگرمیوں اور ہڑتالوں کے خلاف جو قوانین بنائے گئے ہیں وہ منسوخ کر دیئے جائیں۔ جب ان مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے شدید احتجاج کیا گیا۔ تو ولندیزی حکومت نے اور زیادہ سختی شروع کر دی۔ اور ڈاکٹر سوکارنو اور مجلس عاملہ کے بعض اراکین کو گرفتار کر لیا۔ ۱۹۳۰ء میں سوکارنو کو چار سال قید کی سزا دی گئی۔ اور ان کی جماعت کی سرگرمیاں مسدود ہو گئیں

۱۹۳۱ء میں ایک غیر معمولی کانگرس منعقد ہوئی۔ اور پارٹی انڈونیشیا نے یہ قرارداد منظور کی۔ کہ حالات کے تحت حزب قومی تحلیل کر دی جائے۔ چار دن بعد ۲۹ اپریل کو حزب قومی انڈونیشیا کی پالیسی پر ایک نئی جماعت "پارٹی انڈونیشیا" کے نام سے قائم کی گئی اس نئی جماعت کے رہنما ڈاکٹر ... ارتو تھے۔ اس نئی پارٹی کو "پارٹنڈو" بھی کہتے ہیں حزب قومی کی تحلیل کے مسئلے پر شدید اختلاف رہا تھا۔ اس تحلیل کے مخالف اراکین نے "گولونگن مردیکا" (آزاد گروپ) کہلاتا تھا۔ ایک نئی سیاسی جماعت "ین ڈی ڈیکین نیشنل انڈونیشیا" قائم کی۔ اور حزب قومی کے نصب العین کو اختیار کیا۔ جو عمومی اقتدار اور اجتماعیت کی حامی تھی۔

اور دسمبر ۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر سوکارنو قید سے رہا ہوئے۔ اور کچھ دنوں بعد عظیم ترین انڈونیشیا کی موتمر میں شرکت کی۔ جو قومی جماعتوں کے وفاق کی جانب سے منعقد کی گئی تھی۔ اس موتمر میں تقریر کرتے ہوئے سوکارنو نے حزب قومی اور پارٹنڈو کے اراکین میں اختلاف اور ان کی تقسیم پر اظہار افسوس کیا۔ اور دونوں سے اپیل کی کہ وہ پھر سے متحد ہو جائیں۔ اور ولندیزی اقتدار کو ختم کرنے کے لئے متحدہ جدوجہد شروع کریں۔ لیکن ان جماعتوں میں اتحاد نہ ہو سکا۔ اس لئے سوکارنو کسی جماعت میں شریک نہیں ہوئے۔ آخر کار ۱۹۳۳ء میں سوکارنو پارٹنڈو میں شریک ہو گئے۔ اور حزب قومی کے اصولوں پر اس کو ترقی دینے لگے۔ دوسری طرف قومی تعلیمی جماعت دیناڈی ویڈیکن نیشنل انڈونیشیا میں ڈاکٹر حاتا اور سوطان شہریر شریک ہو گئے۔ انڈونیشی جماعت اور قومی تعلیم جماعت کے درمیان اگرچہ کافی اختلاف تھے لیکن انڈونیشیا کی دوسری جماعتوں کی طرح وطن کی آزادی کے مسئلہ پر یہ دونوں بالکل متفق تھیں۔

آزادی کی تحریک روز افزوں ترقی پر تھی۔ اور یہ کشمکش اینٹی مجالس میں بھی شروع ہو گئی۔ سوکارنو اور حاتا نے حکومت سے تعاون نہ کرنے کی پالیسی اختیار کی۔ اور سرکاری و غیر سرکاری عناصر میں اختلاف بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ولندیزی حکومت نے خطرہ محسوس کیا

اور ۱۹۳۴ء میں ڈاکٹر سوکارنو اور ڈاکٹر حاتا پھر گرفتار کر لیے گئے۔ اور دونوں کو دور افتادہ جزیروں میں بھیج دیا گیا۔ جہاں یہ ۱۹۴۲ء تک قید رہے۔ قائدین کی گرفتاری کے بعد جدوجہد کچھ سرد پڑ گئی۔ لیکن آزادی کا جذبہ عوام کے دلوں میں زندہ تھا۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء میں پھر سیاسی جماعتیں قائم ہونے لگیں۔ اور آزادی کی جدوجہد میں اضافہ ہونے لگا۔ نئی جماعتوں میں سب سے اہم "جیرین کن ماکیت انڈونیشیا" یا "جیرندو" تھی۔ جس کے رہنماؤں میں ڈاکٹر امیر شریف الدین اور ڈاکٹر ... کے نام بہت ممتاز تھے۔ اس جماعت نے انڈونیشیا کی آزادی کو اپنا نصب العین قرار دیا اور سیاسی معاشی اور سماجی مساوات کے حصول کو اپنے لائحہ عمل کا اہم جزو بنایا۔ اور سابقہ تجربات کی بناء پر اس جماعت نے اپنے طرز کار میں تبدیلی کی۔ اور سیاسی مصلحت کے تحت ولندیزی حکومت سے تعاون کرنے لگی۔

پارٹی شرکت اسلام سب سے بڑی جماعت تھی اور اس کے لئے یہ بہت وسیع موقعہ تھا۔ لیکن اس جماعت کے قائدین باہمی اختلافات کی وجہ سے زیادہ کام نہ کر سکے۔ آخر کار ڈاکٹر سکی مان نے "پارٹی اسلام انڈونیشیا" (جماعت اسلام انڈونیشیا) قائم کی جس نے اسلامی اصولوں کو بنیاد قرار دے کر ان کے مطابق قومی تحریک اور آزادی کی جدوجہد کو آگے بڑھانے کا لائحہ عمل اختیار کیا۔ جماعت شرکت اسلام کی پالیسی معتدل تھی۔ نئی جماعت نے انتہا پسندی اختیار کی۔ کچھ عرصہ تک یہ جماعتیں الگ الگ کام کرتی رہیں۔ لیکن ۱۹۳۷ء میں دونوں میں قریب ترین ربط قائم ہو گیا۔ اسلامی اصولوں پر قائم جماعتوں کو انڈونیشیا میں ہمیشہ عوام کی تائید حاصل رہی۔ اور ان کی رکنیت بھی سب سے زیادہ تھی۔ ملک کی آزادی اور قومی ترقی ایسا نصب العین تھا۔ جو انڈونیشیا کی تمام جماعتوں میں مشترک تھا چنانچہ اس جذبے کے تحت ہم خیال جماعتوں کے مجموعے بننے لگے۔ اور اس اتحاد سے قومی آزادی کی تحریک تیزی سے بڑھنے لگی۔

حالات تیزی سے بدل رہے تھے۔ اور سوکارنو اور حاتا کی گرفتاری کے بعد جو تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں ان کا تقاضا تھا۔ کہ انڈونیشیا کی تمام جماعتیں اپنے مشترک نصب العین یعنی آزادی وطن کو بہتر طور پر حاصل کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کریں۔ چنانچہ ۱۹۳۹ء میں انڈونیشیا کی سیاسی جماعتوں کا وفاق "گیپی" (GAPI) قائم کیا اور اس کی مجلس عاملہ میں اسلامی اعتدال پسند اور انتہا پسند تینوں مجموعوں کے رہنما شامل کئے گئے۔ اس وفاق نے اسی سال ستمبر میں یہ مطالبہ کیا کہ عوام کی منتخب کی ہوئی پارلیمنٹ قائم کی جائے۔ اور حکومت اس کے سامنے جوابدہ ہو۔ دسمبر میں ایک موتمر نے بھی اس مطالبہ سے اتفاق کیا۔ اور پارلیمنٹ کا مطالبہ عوام میں بہت مقبول ہو گیا۔

اگست ۱۹۴۰ء میں اس نے دو اور مطالبے پیش کئے۔ ایک تو یہ کہ مجلس عوام کو منتخب کردہ پارلیمنٹ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور انتخاب کا طریقہ ایسا رکھا جائے۔ کہ انڈونیشیا کے ہر طبقہ اور جماعت کی نمائندگی ہو سکے۔ اور دوسرے یہ کہ محکموں کے صدور کے ادارہ کو وزارت میں تبدیل کر دیا جائے۔ اور یہ وزارت پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہو۔ وفاق نے اپنے مطالبے تسلیم کرانے کی جدوجہد جاری رکھی۔ لیکن ولندیزی حکومت نے اس پر خاطر خواہ توجہ نہ کی۔ اور سیاسی بے چینی میں اضافہ ہو گیا۔ ستمبر ۱۹۴۱ء میں جوگجاکارتا میں ایک عوامی موتمر منعقد کی گئی۔ اور مباحث کے خاتمہ پر اس موتمر کو مجلس العوام انڈونیشیا کی شکل دیدی گئی۔ یہ مجلس انڈونیشیا کی سیاسی جماعتوں اور تمام طبقوں کا نہایت طاقتور متحدہ محاذ تھا۔ جس میں اسلامی اعتدال پسند اور انتہا پسند جماعتوں کے وفاق کے علاوہ انجمنوں اور سرکاری ملازموں کے وفد بھی شریک تھے۔ اس اتحاد کی وجہ سے تحریک حریت کو بڑی تقویت حاصل ہو گئی۔ اور وہ آزادی کی منزلیں تیزی سے طے ہونے لگیں۔

۱۹۴۲ء کے آغاز میں جاپانی فتوحات کا سلسلہ انڈونیشیا تک وسیع ہو گیا۔ اور ولندیزی حکومت جاپانیوں کا مقابلہ نہ کر سکی۔ اور انڈونیشیا کے نہتے باشندوں کو جاپانیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر بڑی بزدلی کے ساتھ میدان جنگ سے فرار ہو گئی۔ جاپان کا قبضہ ہوتے ہی انڈونیشی باشندوں اور رہنماؤں کو مصائب اور آزمائش کے ایک نئے دور سے گزرنا پڑا۔ لیکن مخالف حالات کے باوجود حصول آزادی کی جدوجہد ختم نہیں ہوئی۔ اور خفیہ اداروں اور دوسری تمام ممکنہ تدبیروں کے ذریعہ عوام میں اس تحریک کو زندہ رکھا گیا۔ ساڑھے تین سال جاپان انڈونیشیا پر قابض رہا۔ اور جب اس کا اقتدار ختم ہوا۔ تو حصول آزادی کے لئے انڈونیشی باشندوں کی طویل جدوجہد ایک اہم تکمیلی منزل کو پہنچی اور ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو جمہوریہ انڈونیشیا کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

جمہوریہ کے اعلان کے بعد ... ملک اور قوم کو ایک نئے خطرے سے دوچار ہونا پڑا۔ سابق ولندیزی حکمران برطانوی اور امریکی اسلحہ اور افواج کی امداد سے جمہوریہ اور باشندگان جمہوریہ سے لڑنے کے لئے انڈونیشیا آدھمکے متعدد بار ہم سے سمجھوتے کئے۔ اور اتنی ہی مرتبہ انہیں ٹھکرا بھی دیا۔ اور ہم پر فوج کشی بھی کی۔ ہماری بلیٹن سے دلچسپی رکھنے والے ناظرین ان حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ ڈچ انڈونیشیا میں دوبارہ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

انڈونیشی اور ڈچ مذاکرات اور گفت و شنید کا نتیجہ کچھ بھی نکلے۔ ایک چیز یقینی ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے باشندے اپنی حکومت اور اپنے ملک کی حفاظت میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ اور مکمل آزادی حاصل کر کے ملک میں امن و امان قائم کریں گے۔ خوشحال مستقبل کے لئے ماضی اور حال کے تجربات سے سبق سیکھنا ضروری ہے۔

اکتالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر ہم انڈونیشیا کے بہادروں کو سلام کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا ہمیں متحد رکھے۔ اور ہمیں اپنے عزم میں کامیاب کرے۔ آمین مجاہدین ملت زندہ باد۔ جمہوریہ انڈونیشیا زندہ باد

بقیہ صفحہ ۵ مسیح موعود مانو۔ ورنہ تمہاری زندگی میں کوئی دوسرا مدعی پیدا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور کیا جواب دو گے۔ ابھی سے سوچ لو۔

نکتہ:۔ ایک بار ایک منکر خدا دہریے نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مباحثہ کی طرح ڈالی۔ تو اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا۔ کہ اگر خدا کوئی نہیں تو میں اور تم دونوں برابر ہیں۔ لیکن اگر خدا ہوا تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ اس لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کو ماننا زیادہ بہتر طریق ہے اور نہ ماننا موجب ہلاکت!!! پس ہم لوگ جنہوں نے چودھویں صدی کے عین سر پر ظاہر ہونے والے مسیح موعود کو مان لیا اور علامات اور پیشگوئیاں پوری ہونے پر مان لیا۔ ہمارا تو عذر موجود ہے نہ ماننے والے کیا جواب دیں گے!

پس اے اہل ایمان اور خدا ترس ہو۔ یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے۔ اور خدا اور آسمان دیکھ رہا ہے کہ تم اس امتحان میں کیسے نکلتے ہو۔ جبکہ مسیح موعود و مہدی مسعود کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ موعود مسیح و مہدی ظاہر ہو چکا تم نے نہیں مانا۔ تو تم کو یہ بات ثابت کرنی ہو گی۔ کہ مقررہ علامات میں سے کون سی علامت باقی رہ گئی ہے؟ اور اگر تم نہ تو کسی باقی ماندہ علامت کا پتہ اور نشان دو۔ اور نہ حضرت مسیح موعود کو قبول کرو تو تمہارا معاملہ خدا کے ہاتھ ہے

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی (جو چالیس سال سے پوری ہو رہی ہے) کا ذکر کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں

"ہر ایک مخالف یقین رکھے۔ کہ اپنے وقت پر جاں کندن کی حالت تک پہنچیگا اور مریگا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا۔ جسقدر مولوی اور ملاں ہیں اور ہر ایک اہل علم جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے دیکھ لیں ہرگز انہیں اترتے نہیں دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ پوری نہیں ہو گی؟ ضرور پوری ہو گی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہو گی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے۔ اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اتریگا اور اگر ان کی اولاد کی اولاد ہو گی۔ تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۷)

پاکستان جب چاہے دولت مشترکہ سے تعلقات منقطع کر سکتا ہے

سوائے آزادانہ رائے شماری کے ہم مسئلہ کشمیر کا کوئی اور حل منظور نہیں کریں گے

(مسٹر لیاقت علی خان کی نشری تقریر)

آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ریڈیو پاکستان کراچی سے ۲۵ مئی ۱۹۴۹ء کو ۸ بجے شب تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا۔

کامن ویلتھ کے وزراء کی جو کانفرنس حال ہی میں لنڈن میں ہوئی ہے۔ وہ اس غرض سے منعقد کی گئی تھی۔ کہ ہندوستان کامن ویلتھ سے اپنے رشتہ میں جو آئینی تبدیلی کرنا چاہتا تھا۔ اس پر غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا جائے۔ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے کچھ عرصہ ہوا یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کا نظام جمہوریہ ہوگا۔ حکومت ہند نے حکومت انگلستان کو اطلاع دی تھی کہ اس فیصلہ کے باوجود ہندوستان کی یہ خواہش تھی۔ کہ وہ کامن ویلتھ سے اپنا تعلق قطع نہ کرے۔ چنانچہ اسی غرض سے کامن ویلتھ کے تمام وزراء کو لنڈن میں بلایا گیا تھا۔

کامن ویلتھ کانفرنس میں جو فیصلہ ہوا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس فیصلے کے متعلق بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور بعض کے دل میں کچھ شبہات ہیں۔ مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فیصلے کے نتائج کو وضاحت سے بیان کر دیا جائے۔ یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ کامن ویلتھ کی موجودہ صورت میں اس کا ہر ملک کسی طور پر آزاد ہے۔ نہ صرف اپنے اندرونی معاملات میں بلکہ بیرونی معاملات میں بھی۔ کامن ویلتھ کے ملکوں میں ایک ملک دوسرے کا محکوم اور محتاج نہیں ہے۔ اور اس پر کوئی ایسی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ جو اس نے خود قبول نہ کی ہو۔ اس کانفرنس میں جو ابھی لنڈن میں ہوئی ہے۔ ہندوستان کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ کامن ویلتھ سے اپنے تعلق کو ایک مختلف شکل دے لے۔ یعنی یہ کہ شاہ انگلستان کے آئینی تعلقات ہندوستان سے منقطع ہو جائیں۔ سوائے اس کے کہ ہندوستان بادشاہ انگلستان کو کامن ویلتھ کے اتحاد کا ایک نشان تصور کرے۔ دستور کامن ویلتھ کا ممبر رہا ہے دوسرے الفاظ میں ہندوستان نے جمہوریہ ہوتے ہوئے بھی بادشاہ کو کامن ویلتھ کا ہیڈ ماننا قبول کر لیا ہے۔ اس کانفرنس میں بات پوری طرح واضح کر دی گئی تھی۔ کہ پاکستان جب چاہے کامن ویلتھ سے اپنے تعلق کو ویسے ہی بدل سکتا ہے جیسے ہندوستان نے بدلا ہے۔

پاکستان کے سامنے اب تین راستے کھلے ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ کامن ویلتھ سے اپنا موجودہ تعلق قائم رکھے۔ دوسرا یہ کہ وہ کامن ویلتھ سے اپنے تعلقات کو وہی آئینی صورت دے۔ جو ہندوستان نے دی ہے۔ اور تیسرا یہ کہ وہ کامن ویلتھ سے بالکل علیحدہ ہو جائے۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو جو اس وقت پاکستان کا آئندہ آئین مرتب کرنے میں مصروف ہے پورا اختیار ہے کہ ان تینوں میں سے جو راستہ چاہے۔ اختیار کرے۔ دستور ساز اسمبلی پاکستان کے باشندوں کی نمائندہ جماعت ہے اور اسے پورا اختیار ہے کہ وہ آزادانہ جو فیصلہ کرنا چاہے کرے۔ اسی بنا پر میں نے یہ کہا تھا کہ میں کانفرنس کے فیصلے سے مطمئن ہوں۔ اس حالت میں جب کہ ہمیں پورا اختیار ہے۔ کہ ہم جو چاہیں کریں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ بعض لوگوں کو جو غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ اس کی بناء کیا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے انگلستان میں کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا۔ جس سے دستور ساز اسمبلی پر کسی طرح کی پابندی عائد ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بات صراحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلے میں قطعاً آزاد ہے۔

اس مرتبہ مجھے انگلستان میں بہت سے سیاسی لیڈروں اخبار کے مالکوں اور نمائندوں سے ملنے کا موقع ملا۔ اور ان ملاقاتوں میں مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ ان میں سے اکثر کا خیال ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں۔ پاکستان کے تعلقات انگلستان کے ساتھ ہوں گے تو رہیں گے۔ اس لئے میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ یہ واضح کر دوں کہ جو لوگ ایسا خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ پاکستان کو محض زبانی ہمدردی پر نہیں ٹالا جا سکتا بلکہ اس کے ساتھ دوستی کا دم بھرنے کے ساتھ عملی ثبوت کی بھی ضرورت ہے۔ پاکستان دوستوں کا دوست ہے اور وہ خلوص سے دوستی کرتا ہے۔ ان حالات میں جب پاکستان کا اپنا رویہ اتنا پر خلوص ہے۔ تو پاکستان بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ جو لوگ ہماری دوستی چاہتے ہیں وہ بھی خلوص سے کام لیں۔ جو ہم عمل میں لاتے ہیں۔ میں نے ہر ملک میں جہاں میں گیا۔ اس چیز کی وضاحت کر دی۔ کہ ہم پاکستان کا آئین اسلامی اصولوں کے مطابق مرتب کر رہے ہیں کیونکہ یہی وہ اصول ہیں۔ جن پر ایک پائیدار نظام کی بنیادیں رکھی جا سکتی ہیں محض مادی ترقی انسان کے لئے خوشی یا نجات کا باعث نہیں بن سکتی۔ ہم ایک ایسا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو انسان کی مادی اور روحانی ضرورتوں کو ساتھ ساتھ پورا کر سکے۔ ایسا نظام اسلام ہی کے اصولوں پر قائم ہو سکتا ہے۔ اسلامی ممالک کو پاکستان سے بڑی توقعات ہیں اس لئے کہ پاکستان دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم پاکستانی ان کی ان توقعات کو پورا کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ پاکستان کی ترقی اور اس کے باشندوں کی بہبودی کے لئے کئی ایسی چیزیں ہیں جو ہم ابھی تک شروع نہیں کر پائے۔ اس لئے کہ پاکستان کے اہم ترین مسئلہ کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا۔ میری مراد کشمیر سے ہے میں خوب جانتا ہوں کہ کشمیر کا سوال آپ کے دلوں کے کتنا قریب ہے۔ اور اس کا حل ہم سب کے لئے کتنا ضروری ہے ہم اپنا رویہ متعدد بار واضح کر چکے ہیں کوئی ذی شعور اور با انصاف آدمی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کشمیر کا منصفانہ حل یہی ہے۔ کہ اس کے باشندوں کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ بغیر کسی دباؤ کے یہ فیصلہ کر سکیں کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمیں کشمیر کے مسئلہ کا کوئی اور حل منظور نہیں ہوگا۔

ہندوستان کی یہ کوشش ہے۔ کہ کشمیر کے پرامن حل میں روڑے اٹکائے جائیں اور دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے کہ کشمیر میں رائے عامہ لینا مشکل ہی نہیں بلکہ قریب قریب ناممکن ہے۔ لیکن یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں کیونکہ انصاف اور صداقت کو مغلوب کرنے کے حیلے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ وہی لوگ کشمیر کے باشندوں کی آزادانہ رائے لینے سے ڈرتے ہیں۔ جو یہ جانتے ہیں کہ رائے عامہ ان کے خلاف ہوگی۔ میں ایک مرتبہ پھر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم کشمیر کے متعلق کوئی ایسا فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ جس میں کشمیر کے باشندوں کو آزادانہ رائے دینے کا حق نہ دیا گیا ہو۔

ہمیں اپنے محبوب رہنما قائداعظم کے یہ الفاظ کبھی نہیں بھولنے چاہئیں۔ کہ ہمارے لئے اتحاد، یقین محکم اور تنظیم کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس مقولہ پر کاربند رہے۔ تو خدا کی مدد ہر وقت ہمارے شامل حال ہوگی۔ اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ پاکستان ایک دن ایسی شاندار کامیابی حاصل کرے گا۔ جو دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ (پاکستان زندہ باد)

تعطل کے ذمہ دار یہودی ہیں

قاہرہ ۲۶ مئی - مصر اور سعودی عرب میں شام کے وزیر مختار نے کہا کہ شام اور یہودیوں کے ہٹ دھرمانہ رویہ کی وجہ سے تعطل پیدا ہو گیا ہے -

انہوں نے کہا کہ عارضی صلح کو موجودہ لائنوں کو گفتگو کی بنیاد بنانے پر شام طیار ہو گیا تھا - لیکن یہودیوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ شام اپنا سیاسی سرحد تک کا علاقہ خالی کر دے - جس کی وجہ سے شام کو اس علاقہ سے اپنی فوجیں ہٹانا پڑیں -

شام و لبنان کے درمیان کشیدگی کے متعلق محسن اسبارازی نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ یہ جھگڑا زیادہ دیر نہیں چلے گا - اس قسم کی معمولی غلط فہمیاں اس قسم کے حالات میں اکثر ہو جاتی ہیں اور وہ بالکل فطری ہیں - (اسٹار)

مشینی ہل کے لئے توڑ پھوڑ

لاہور ۲۶ مئی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ڈائرکٹر محکمہ زراعت کی ایک رپورٹ کے مطابق اپریل ۱۹۴۹ء میں ملتان زراعتی سرکل میں تقریباً ۱۷۰ ایکڑ بنجر اراضی کو مشینی ہل کے ذریعہ توڑ پھوڑ کیا گیا -

مصری تجارتی مشن کی واپسی

قاہرہ ۲۶ مئی - مصر کا جو تجارتی وفد ہندوستان اور پاکستان کے دورہ پر گیا ہوا تھا وہ کل قاہرہ واپس پہنچ گیا ہے - وفد کے رئیس محمود ذکی بے نے کہا کہ ان کا مشن کامیاب رہا - (اسٹار)

سویڈن عراق سے معاہدہ کا خواہاں ہے

بغداد ۲۶ مئی - سویڈن کی حکومت نے ہوابازی کا ایک معاہدہ کرنے کے لئے عراق سے درخواست کی ہے -

یہاں توقع کی جا رہی ہے کہ اسی قسم کا ایک معاہدہ برطانیہ سے کیا جائے گا - (اسٹار)

چوہدری محمد ظفر اللہ اور مسٹر بیون کے درمیان ملاقات کی توقع

افغانستان اور پاکستان کے تعلقات پر گفتگو ہوگی

لندن ۲۶ مئی - معلوم ہوا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ پندرہ دن لندن میں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - ان کی آمد کا وقت بھی کم دلچسپ نہیں ہے جو افغانی ماہر مالیات کی آمد کا ہے یہ افغانی ماہر افغانستان کی تجارت کو فروغ دینے کے سوالات پر حکومت برطانیہ سے صلاح و مشورہ کرے گا۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے دوران میں چوہدری محمد ظفر اللہ نے مسٹر بیون سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کے موضوع پر طویل گفتگو کی تھی - اور اب اگر پیرس میں وزراء خارجہ کی کانفرنس جلد ختم ہو گئی اور مسٹر بیون وقت پر لندن پہنچ گئے تو چوہدری محمد ظفر اللہ کے ساتھ اس مسئلہ پر اور گفتگو کرنے کے لئے موقع سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

توقع ہے کہ نئی گفت و شنید میں چوہدری محمد ظفر اللہ مسٹر بیون کے سامنے کراچی کے خیالات پر زور طریقہ پر پیش کریں گے - ظاہر ہے کہ یہ نظریات وہ نہیں ہیں جو برطانوی دفتر خارجہ کے ہیں - لیکن یہ افغانستان کے ساتھ مالی اور دوسری گفت و شنید کو عملی صورت دینے میں مانع نہ ہوں گے جو بہت حد تک پاکستان کی خیر سگالی پر منحصر ہے۔

دوسرا مسئلہ جس پر توقع ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں مسٹر بیون سے گفتگو کریں گے اٹلی کی نو آبادیات کے مستقبل کا ہے - اعلیٰ عہدوں پر فائز پاکستانیوں کا کہنا ہے کہ لیک سکیس میں طرابلس پر وائسرائے شماری سے برطانیہ کسی طرح بھی ناخوش نہیں ہے کیونکہ یہ مسٹر بیون کی اولین پالیسی کی طرف واپسی ہے - جہاں تک مسٹر بیون کا ذاتی تعلق ہے - چوہدری ظفر اللہ خاں کو مسلمانوں کے حقوق پر زور دینے میں کوئی دشواری نہ ہو گی (اسٹار)

رشید علی گیلانی کو مصر میں رہنے کی اجازت

قاہرہ ۲۶ مئی - اسٹار کو معلوم ہوا ہے - کہ دوران جنگ میں عراقی لیڈر السید رشید علی گیلانی کو مصر میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت مل گئی ہے - ان کو رہائش کی اجازت اس شرط پر دی گئی ہے کہ وہ اپنے قیام کے دوران میں سیاسی سرگرمیاں نہ کریں -

رشید علی اس وقت سعودی عرب میں ہیں - (اسٹار)

انڈونیشیا کی چائے کی صنعت

بٹاویا ۲۶ مئی - انڈونیشیا کی پوری چائے کی صنعت کو ایک بیماری کی وجہ سے سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے جو مشرقی سماٹرا میں معلوم کی گئی ہے - یہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور ہوا کے ذریعہ اسکے جراثیم پھیلتے ہیں - ماہروں کو یقین ہے کہ نہ صرف یہ بیماری سماٹرا میں پھیل جائے گی بلکہ اسے جاوا میں بھی پھیلنے سے روکنا ناممکن ہو جائیگا - یہ بیماری پتیوں کو خراب کر دیتی ہے اور سماٹرا کے کئی باغات میں پھیلی ہوئی ہے - (اسٹار)

مالان اور ہوینگا کے درمیان معاہدہ

کیپ ٹاؤن ۲۶ مئی - ڈاکٹر مالان اور افریقین پارٹی کے لیڈر مسٹر ہاونیگا کے درمیان ایک معاہدہ کی تیاری ہو رہی ہے اس طرح ڈاکٹر مالان کے مخالفوں کو جو یہ امید تھی کہ افریقین پارٹی اور جنرل اسمٹس کی پارٹی کے درمیان معاہدہ ہو جائے گا - وہ اب ختم ہو گئی۔

پھر بھی مسٹر ہوینگا نے ڈاکٹر مالان کے سامنے کچھ شرائط پیش کی ہیں مثال کے طور پر وہ اس بات پر مصر ہیں کہ غیر یورپی باشندوں کے حق رائے دہی کے متعلق قانون منظور کرانے میں جلد بازی نہ کی جائے - ان کا کہنا ہے کہ اس قسم کے دو تہائی ووٹوں کو کافی اکثریت رکھنے والی حکومت ہی مشترکہ فہرست سے الگ کر سکتی ہے (اسٹار)

یوم بلوچستان عظیم

کوئٹہ ۲۶ مئی - بلوچستان مشاورتی کونسل کے ممبروں کے حلف اٹھانے کی تقریب کے موقعہ پر ایک شایان شان طریقہ سے عظیم تر بلوچستان کی تقریبات منانے کا پروگرام کل شام شہری مسلم لیگ کوئٹہ کے ایک اجلاس میں مکمل کر لیا گیا - اس اجلاس میں اقلیتوں اور دوسری انجمنوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی -

پروگرام کی خاص خاص چیزیں عام جلسے - سڑکوں پر روشنی اور مجلسی اجتماعات ہیں (اسٹار)

جعلی سکے

کوئٹہ ۲۶ مئی پولیس نے کل ایک سندھی کو گرفتار کیا ہے - جس کے قبضہ میں جعلی پاکستانی روپے تھے بعد ازاں اسی الزام میں ایک اور شخص بھی گرفتار کیا گیا پولیس کو شبہ ہے کہ کوئی گروہ جعلی سکے بنا رہا ہے - تحقیقات کی جا رہی ہیں - (اسٹار)

شام و لبنان میں براہ راست گفتگو

قاہرہ ۲۶ مئی - "اخبار الزمان" لکھتا ہے کہ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عزام پاشا نے قاہرہ میں لبنان اور شام کے وزیروں کو بتایا ہے کہ جنگ شام اور لبنان کے درمیان تصفیہ نہیں ہو جائے گا - لیگ کونسل کا اجلاس نہیں بلایا جائے گا -

اس کے فوراً ہی بعد دمشق سے اعلان کیا گیا کہ دونوں حکومتیں براہ راست گفتگو کرنے پر رضا مند ہو گئی ہیں اور یہ کہ ان کے نمائندے آج یا کل ملاقات کر رہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو کا مقصد ایک ایسا حل تلاش کرنا ہو گا - جس سے لبنان بغیر پریشانی کے شامی فوج کو رہا کر دے (اسٹار)

—بغداد ۲۶ مئی توقع ہے کہ ۱۲ ستمبر کو پیرس میں منعقد ہونے والی اعصابی بیماریوں کے متعلق جو تھی - کانفرنس میں عراقی ڈاکٹری کے کالج کے ڈین ڈاکٹر ہاشم الوطری اپنے ملک کی نمائندگی کریں گے - (اسٹار)

شام و لبنان کی نزاع

قاہرہ ۲۶ مئی - امور خارجہ کے انڈر سکرٹری عبدالحی لی جمعہ پاشا نے مصر میں شام اور لبنان کے وزراء مختار سے ملاقات کی اور شام و لبنان کی نزاع پر گفتگو کی - (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کا مطالبہ

عمان ۲۶ مئی - دجلہ کے علاقہ کے پناہ گزینوں کے نمائندوں کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ پناہ گزینوں کو ملازمتیں یا وظیفہ دینے کے سلسلہ میں اولیت دی جانے کی حکام سے درخواست کی جائے اور مکانوں کے کرایہ کی ایک حد مقرر کی جائے انہوں نے یہ درخواست کرنے کا بھی فیصلہ کیا - غذائی اور دوسری ضروری اشیاء کی قیمت پر